لجنة التعريف بالإسلام
ISLAM PRESENTATION COMMITTEE
جمعية النجاة الخيرية

دولة الكويت
وزارت انصاف

کویت میں شادی

٤٣ حقائق حقوق اور فرائض کی وضاحت کرتے ہیں۔

کویتی ذاتی حیثیت کے قانون کے تحت میاں بیوی کے حقوق اور فرائض

١. بیوی یا ولی (سرپرست) کی رضامندی کے بغیر شادی درست نہیں ہوگی۔

٢. مہر کے بغیر شادی نہیں ہوگی۔

٣. لڑکی کی شادی اس وقت تک رجسٹرڈ نہیں ہوگی جب تک کہ وہ پندرہ سال کی نہ ہو جائے اورلڑکے کی شادی اُس وقت تک رجسٹرڈ نہیں ہوگی جب تک کہ وہ سترہ سال کا نہ ہوجائے۔

٤. اگر لڑکی متعینہ عمر سے پہلے(شادی کا) اقدام کرتی ہے تو اسے روک کر نہیں رکھا جا سکتا، اُس کا معاملہ جج کے پاس پیش کیا جائے گا، اور جج کا فیصلہ حتمی ہوگا کہ شادی کی اجازت دی جائے یا نہیں۔

٥. کفاءت: یہ ہے کہ عقد کے وقت مرد عورت کے لیے کفو یعنی برابراور ہم پلہ ہو۔ اور عدلیہ کی رائے میں ہم پلہ ہونے کا معیار دینی حالت کا درست ہونا ہے۔

٦. میاں بیوی کے درمیان عمر میں مطابقت صرف بیوی کا حق ہے۔

٧. کفو یا ہم پلہ نہ ہونےکی صورت میں، بیوی یا اس کے ولی کو عقد نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

٨. حمل ٹھہر جانے، رضامندی ظاہر کرنے، یا عقد نکاح کے ایک سال گزر جانے سے حق فسخ خود بخود ساقط ہوجائے گا۔

٩. اگر نکاح کی تکمیل کے لیےایسی شرط رکھی گئی ہو جو شریعت سے متصادم ہو تو ایسی صورت میں عقد نکاح باطل ہو جائے گا۔

١٠. عقد نکاح میں مہر کی صحیح تعیین اور تحدید ضروری ہے۔

١١. اگر مہر کی تعیین نہ ہوئی ہو تو مہرمثل کی ادائیگی لازم ہوگی (مہر مثل سے مراد فیملی کی دوسری ہم عمرعورتوں کا مہر ہے)

١٢. عقد کےصحیح ہوتے ہی بیوی مہر کی حقدار بن جاتی ہے اور یہ دخول یا خلوت صحیحہ سے ساقط نہیں ہوتا۔

١٣. اگر دخول یا خلوت صحیحہ سے پہلے بیوی کے سبب سے جدائی واقع ہو تومکمل مہر یا سامان گزران ساقط ہوجاتا ہے۔

١٤. اگردخول یا خلوت صحیحہ سے قبل بیوی کی طلب کے بغیر شوہر کی طرف سے طلاق دی گئی ہو تو بیوی کو مہر کا آدھا حصہ دینا لازم ہوگا۔

١٥. عورت کے لیے سامان گزران کی ادائیگی ضروری ہے جس کی تحدید قاضی کرے گا، جو مہر مثل کی رقم سے زیادہ نہ ہو۔

١٦. ازدواجی زندگی گزارنے کے لیے جو گھر لیا جائے گا اُس کے لوازمات کی ساری ذمہ داری شوہرکی ہوگی۔

١٧. شوہر پر بیوی کے لیے نفقہ نکاح کے بعد ہی واجب ہوتا ہے۔ نفقہ میں عرف کے مطابق خورد و نوش، لباس پوشاک اورعلاج وغیرہ شامل ہے۔

۱۸. شوہرکی مالی حیثیت یا ملک کی قیمتوں میں تبدیلی کے تناسب سے نفقہ میں اضافہ یا کمی کی گنجائش ہے۔

۱۹. جس دن سے شوہر بیوی پر خرچ کرنا بند کردے، اُسی دن سے بیوی کا نفقہ شوہر پر قرض سمجھا جائے گا، اور یہ ادائیگی یا معافی کے بغیر ساقط نہیں ہوسکتا۔

۲۰. شوہر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے لیے ایسی رہائش گاہ کا انتظام کرے جس طرح کی رہائش گاہوں میں اس کے معیار کی فیملیاں رہتی ہیں۔

۲۱. شوہر کو حق نہیں ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ اُس کی سوکن کو یا (سوکن سے ہونے والی) اولاد کو ایک رہائش گاہ میں رکھے۔

۲۲. بیوی کو اپنے محرم کے ساتھ حج کے لیے سفر کرنے کا حق حاصل ہے، گوکہ شوہر اجازت نہ دے رہا ہو اور اُس کا نفقہ مسلسل جاری رہے گا۔

۲۳. پاگل پن، دیوانگی، بےہوشی، خطا ونسیان اورغصے کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

۲٤. جس خاتون کا نکاح باطل ہو یا کوئی عورت عدت گزار رہی ہو ایسی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوتی۔

۲۵. طلاق عرف میں واضح لفظ کے ذریعہ واقع ہوتی ہے، جیسے (تم طلاق یافتہ ہو، تم مجھ پرحرام ہو)۔

۲۶. شوہر اپنی بیوی کو تین طلاق دینے کا اختیار رکھتا ہے، تاہم یہ طلاق بیک وقت نہیں دی جا سکتی۔

۲۷. اگرطلاق نقصان پہنچانے کے لیے دی جا رہی ہے تو طلاق بائن سمجھی جائے گی۔

۲۸. اگر طلاق نفقہ نہ دینے کی وجہ سے دی گئی ہو تو طلاق رجعی شمار کی جائے گی ۔

۲۹. اگر طلاق اختلاف کی وجہ سے دی گئی ہو تو طلاق رجعی شمار کی جائے گی۔

۳۰. طلاق بائن کی دو قسمیں ہیں: ۱- بینونۃ صغری: جس میں نئے نکاح اور نئے مہر سے لوٹانے کی گنجائش پائی جاتی ہے۔۲- بینونۃ کبری: جس میں طلاق دینے والے کے لیے اپنی مطلقہ بیوی کو لوٹانا جائز نہیں، کیونکہ یہ تین بار طلاق کے مترادف ہے، جس میں مطلقہ کے لیے کسی اور سے نکاح کرنا ضروری ہے۔

۳۱. اگرشوہر اپنی بیوی کا خرچہ دینے سے رک جاتا ہے، تو بیوی کو اس سے طلاق لینے کا حق حاصل ہے۔

۳۲. میاں بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے کو اپنے قول یا فعل کے ذریعہ نقصان پہنچاتے ہوں تو وہ علیحدگی کی درخواست پیش کرسکتے ہیں، اور نقصان ثابت ہونے کے لیے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے۔

۳۳. اگر شوہر کسی معقول عذر کے بغیر ایک سال یا اس سے زیادہ عرصے تک غائب رہا، تو بیوی طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص ایسے ممالک میں لاپتہ ہوگیا جہاں جنگیں ہوتی رہتی ہیں یا قدرتی آفات آتے رہتے ہیں، تو ٤ سال کے بعد ایسے شخص کی موت کا فیصلہ کردیا جائے گا، اور وہ عدالتی فیصلے کے بعد مردہ سمجھا جائے گا، اور فیصلہ نافذ ہوتے ہی اُس کی بیوی عدت گزارنا شروع کردے گی۔

۳٤. اگرکسی شوہر کو حتمی فیصلے سے تین سال یا اس سے زیادہ مدت کے لیے قید کیا جاتا ہے، تو قید کا ایک سال گزرنے کے بعد بیوی اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

۳۵. میاں بیوی میں سے کسی کو اگر دوسرے میں کوئی عیب نظر آئے تو اُس کی بات سنے بغیر وہ عقد نکاح فسخ کرنے کی درخواست دے سکتے ہیں، چاہے عیب عقد نکاح سے قبل موجود رہا ہو یا بعد میں پیدا ہوا ہو۔

۳٦. دوران عدت شوہرکو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے قول یا عمل کے ذریعہ بیوی سے رجوع کرلے۔

۳۷. رجعت گواہوں کی گواہی یا سرکاری اعلامیہ سے ثابت ہوتی ہے، اور اسے بیوی کے علم میں لانا بھی ضروری ہے۔

۳۸. بچے کی ولدیت اسی سے منسوب ہوگی جو عورت کا قانونی اور شرعی شوہر ہے، یعنی صحیح طریقے سے اس کی شادی ہو ئی ہو یا نکاح فاسد یا نکاح شبہ ہو۔ ایک آدمی کے لیے جائز ہے کہ بچے کی ولادت کے یا ولادت کا علم ہونے کے ساتویں دن تک کے درمیان اپنی ذات سے بچے کے نسب کا انکار کردے۔ البتہ انکار نسب کو تسلیم کرنے یا اُس سے نسب کو ثابت کرنے میں عدلیہ کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

۳۹. حق حضانت (پرورش کا حق) ماں کو حاصل ہے، پھر نانی کو، پھرخالہ کو، پھرماں کی خالہ کو.... وغیرہ۔ اگر پرورش کا حق رکھنے والے ہر اعتبار سے ہم پلہ ہوں تو جج بچے کے حق میں ان میں سب سے بہترآدمی کا انتخاب کرے گا۔

٤٠. بلوغت کے ساتھ ہی لڑکے کی پرورش کا حق اور شادی کے ساتھ ہی لڑکی کی پرورش کا حق ختم ہو جاتا ہے۔

٤١. عورت کے شادی کرلینے اوردوسرے شوہر کے اُس کی زندگی میں داخل ہونے کے باعث ماں کا حق حضانت (پرورش کا حق) ختم ہو جاتا ہے۔

٤٢. (طلاق کے بعد) صرف والدین اور دادا دادی کو ہی (بچوں سے) ملنے اور دیکھنے کا حق حاصل ہوگا۔

الفاظ بہت اہمیت کے حامل ہیں

ولی (سرپرست): وہ شخص جو عدالتوں کے سامنے نابالغ بچوں یا مالی تصرف سے محروم کیے گیے افراد کی نمائندگی کرتا ہے اور پرسنل لا کے مطابق تمام قانونی کاموں اور مالی لین دین میں اس کی طرف سے نیابت کرتا ہے، اور وہ عموماً باپ ہوتا ہے۔

شادی: مرد اور عورت کے درمیان مستقل طور پر باہمی رضامندی اور شرعی تعلق کی بحالی کا اگریمنٹ، جس کا مقصد عفت و عصمت کی بحالی اور میاں بیوی کی نگرانی میں ایک ٹھوس خاندان کی تشکیل ہے -

طلاق: واضح الفاظ میں عقد نکاح ختم کرنا، یا طلاق کی نیت سے کنایہ کے الفاظ استعمال کرنا۔

طلاق کی اقسام: ١-طلاق رجعی: جو عدت گزرنے سے قبل رشتہ زوجیت کو ختم نہیں کرتی۔ ٢- طلاق بائن جو نکاح کو فوراً ختم کر دیتی ہے۔

عدت: وہ مدت جس میں ایک عورت انتظار کرتی ہے، اِس مدت میں اس کے لیے اپنے شوہر کی وفات یا طلاق واقع ہونے کے بعد نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

عدت کی مدت: طلاق یافتہ خاتون کے لیے تین مہینے، اور جس کے شوہرکی وفات ہو گئی ہو، اس کے لیے چار مہینے دس دن ہیں۔

إبراء: اپنا حق یا اس کا کچھ حصہ اپنی پسند سے ساقط کرنا۔

عضل: یعنی ولی کا ایک عورت کو کسی برابر اور ہم پلہ مرد سے شادی کرنے سے روکنا جبکہ وہ اُس سے شادی کا مطالبہ کررہی ہو۔

نفقہ: شوہر پر بیوی کا واجبی حق ہے کہ وہ اپنی بیوی پر خرچ کرے۔ نفقہ میں خورد ونوش، لباس پوشاک، طبی معائنہ، رہائش، اور ایک باوقار اور شریفانہ زندگی گزارنے کے لیے ضروری چیزیں شامل ہیں۔

عرف: وہ چیز ہے جس کے لوگ عادی ہوں اور اس پر چلتے ہوں، کوئی کام جو ان کے درمیان عام ہو یا کوئی لفظ جس سے وہ واقف ہوں۔

فسخ نکاح: اس تعلق کو ختم کرنا جو فریقین کو معاہدہ کا پابند کرتا ہے۔ معاہدے میں کسی خرابی کی وجہ سے، یا کسی ہنگامی صورت حال کی وجہ سے جو معاہدہ کو جاری رکھنے سے روکتی اور اس کے نفاذ میں رکاوٹ بنتی ہو۔

خلع: بیوی کا اپنے شوہر سے مخصوص الفاظ کے ساتھ جدائی اختیار کرنا اُس معاوضہ کے بدلے جسے شوہر اپنی بیوی یا کسی دوسرے سے حاصل کرتا ہے۔ اور خلع کی صورت میں شوہر کے لیے (بغیر نکاح کیے) بیوی کی طرف دوبارہ واپسی ممکن نہیں۔

اس کے ذریعے تیار کیا گیا:

ڈاکٹر احمد عبید المطیری